آزمائش کی گھڑی

ہماری بد قسمتی ہے کہ جب سے وطن عزیز پاکستان وجود میں آیا ہے۔ ایک تجربہ گاہ بنا ہوا ہے آئے دن کسی نئے اور انوکھے بحران سے دوچار ہوتا رہا ہے۔ اقتدار کے حصول کیلئے نت نئی سازشیں اور مصنوعی بحران پیدا کئے جارہے ہیں۔ احساس دلایا جارہا ہے کہ اگر ملک کی زمام کار غلام اسحاق خان یا بے نظیر کے ہاتھ میں نہ دی گئی تو یہ تباہ و برباد ہو جائے گا اور اس کی سالمیت خطرہ میں پڑ جائے گی۔ یہ بات تو اب سب کو معلوم ہو چکی ہے کہ اس افراتفری اور بے یقینی کی صورت حال کا اصل ذمہ دار اور مرکزی کردار غلام اسحاق خاں ہے۔ جس نے آئندہ پانچ سال اقتدار کے حصول کیلئے پاکستان کو داؤ پر لگا دیا اور یہ باور کرایا کہ اگر آئندہ انہیں صدر مملکت کا عہدہ نہ سونپا گیا تو نواز شریف بھی وزیر اعظم نہیں رہ سکتے۔ اسی کشمکش میں ایسے حالات پیدا کئے گئے کہ ہر درد دل رکھنے والا یہ سوچنے لگا نہ جانے کل کیا ہو گا؟ اور سب سے افسوسناک صورت حال اس وقت پیدا ہوئی جب ہندوؤں اور یہودیوں کی ایجنٹ بے نظیر نے لانگ مارچ کا اعلان کیا۔ یہ بھی دراصل غلام اسحاق خاں کی چال اور ذہنی اختراع تھی۔ صوبوں کو وفاق کے خلاف بغاوت پر اکسا کر ایسا ماحول پیدا کر دیا کہ جیسے وفاق کی کوئی حیثیت نہ ہو۔ صوبوں کی تمام سرکاری مشینری اور کروڑوں روپیہ وفاق کے خلاف استعمال ہونے لگا۔ لانگ مارچ کا خصوصی اہتمام بھی صوبائی وزراء اعلیٰ کرنے لگے پولیس کی بھاری نفری اس مقصد کیلئے استعمال میں لائی گئی۔ تمام سیاسی جماعتیں بانت بانت کی بولیاں

بولنے لگیں۔ ہر کوئی اس نازک صورت حال سے اپنا الو سیدھا کرنے لگا۔ اس موقعہ پر یہ بات اطمینان بخش تھی کہ آخر کار فوج اپنا کردار ضرور ادا کرے گی۔ اور آزمائش کی اس گھڑی میں یقیناً آئین اور قانون کی بالادستی قائم کرنے میں ممدومعاون ثابت ہو گی۔ کیونکہ وہ وفاق، آئین اور قانون کی محافظ بھی تو ہے اور ایسے تمام افراد جو اپنی ذاتی انا اور خودغرضی کی خاطر ملک کی سالمیت سے کھیل رہے ہیں کی حوصلہ شکنی کرے گی۔ لیکن مقام افسوس ہے کہ ایسا نہ ہو سکا۔ اور اس بحران کا انجام وہ ہوا جس کا کوئی اخلاقی قانونی اور آئینی جواز نہ تھا۔ ہمارے نزدیک اس بحران کا ہرگز ہرگز یہ حل نہ تھا کہ نواز شریف حکومت کو ختم کر کے عام انتخابات کا اعلان کر دیا جاتا۔ اگر فوج نے اس بحران کو ختم کرنے میں مداخلت کرنا تھی تو انہیں تمام معروضی حالات کو اپنے سامنے رکھنا چاہیئے تھا۔ وہ فتنہ اور فساد کی اصل جڑ غلام اسحاق خاں کو مجبور کرتے کہ وہ آئین کے دائرہ کار میں رہ کر اپنی ذمہ داریاں پوری کرے رصوبوں میں مداخلت بند کرے۔ وہ لوگ جو آئین اور قانونی راستہ اختیار کرنے کی بجائے لانگ مارچ یا وفاقی حکومت کے خلاف لوگوں کو اکسانے اور اس کا گھیراؤ کرنے کی باتیں کر رہے تھے۔ انہیں لگام دیتے اور حکومت کی تبدیلی کیلئے آئینی راستہ دکھاتے۔ تو ہم سمجھتے کہ واقعی فوج نے لازوال کردار ادا کیا۔ لیکن لاقانونیت اور غیر آئینی اقدامات کرنے والوں کی منشا کے مطابق آئین اور قانون کی پاسداری کرنے والی حکومت کو مستعفی ہونے پر مجبور کیا گیا۔ اس طرح عام انتخابات کا راستہ تو ہموار ہو گیا۔ لیکن لانگ مارچوں کا راستہ کون روکے گا۔ وفاق کے خلاف گھیراؤ کون ختم کرے گا۔ اس کا جواب بہر حال فوج کے ذمہ ہے۔